Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | اتوار ۸/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۶ تبوک ۱۳۷۲ھش ' ۲۶ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۴

احمدی خواتین

آج احمدی خواتین کو اپنے سینوں کو خدا کی محبت سے روشن کرنا ہوگا۔ آپ کے تبدیل ہوئے بغیر آپ کی اولاد تبدیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ کی بات خدا کے نور سے نہ بھر جائے آپ کی اولاد کے سینے خدا کے نور سے نہیں بھر سکتے۔ اپنے گردو پیش اپنے ماحول میں خدا کی محبت کے رنگ بھرنے کی کوشش کریں۔ ابتدائی دور میں (بچوں کو) خدا کے پیار کی لوریاں دیں۔ خدا کی محبت کی ان سے باتیں کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خوردونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے' تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے' تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنالیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے' لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے' تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸)

جو شخص خدا کیطرف جھک جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان پر جناب الٰہی نے بڑے بڑے کرم غریب نوازیاں اور رحم کئے ہیں۔ اس کے سر سے لے کر پاؤں تک اس قدر ضرورتیں ہیں کہ شمار نہیں کر سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور غریب نوازیوں کا مطالعہ کرو تو کیا گن سکتے ہو۔؟

ایک بال جو اس کا سفید ہو جائے تو گھبرا اٹھتا ہے اور حجام کو بلا کر نوچ ڈالتا ہے۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیسی نعمت ہے۔ پھر کھانے پینے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کھانا غریب سے غریب آدمی کے سامنے بھی جو آتا ہے تو دیکھو کہ وہ پانی غلہ' نمک کہاں کہاں کی نعمت ہے' اور ہر ایک کا جدا جدا مزا ہے۔ پھر ہوا۔ روشنی وغیرہ کوئی ایک نعمت ہو تو اس کا شمار اور ذکر ہو۔ کسی نے مختصر ترجمہ کیا ہے۔

ابر باد ومہ و خورشید ہمہ در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری

سورج چاند کو دیکھتے ہیں' بادل اور ہوا کو دیکھتے ہیں یہ سب تیری روٹی کی فکر میں ہیں۔ پھر جس کا نمک کھائیں اور حکم نہ مانیں تو یہ نمک حرامی ہوئی یا کچھ اور؟ کوئی کسی کا نوکر ہو اگر وہ آقا کی فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ نمک حرام کہلاتا ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے انسان پر کہ اللہ تعالیٰ کے لاانتہا انعام واکرام اس پر ہوں اور وہ غفلت کی زندگی بسر کرے۔ دو قسم کے لوگ دنیا میں ہیں ایک کامیاب ہوتے ہیں فاتح اور ملکوں کے بادشاہ ہوتے ہیں صحابہ پر بھی وہ وقت آیا۔ اسی لئے فرمایا (۔) آج جو مشرق و مغرب کی طرف منہ کر رہے ہو۔ جدھر توجہ کرتے ہو جناب الٰہی دستگیری کر رہا ہے اور خدا کی توجہ بھی اس طرف ہے۔ پس یاد رکھو۔ ہماری مہربانیوں سے آرام پاتے ہو۔ اگر وہ باتیں جو ہم بیان کرتے ہیں تو تمہارا فاتح ہونا اور مالدار ہونا کچھ کام نہیں آئے گا۔ (۔) نیک وہ شخص ہے یا نیکی تو اس شخص کی ہے جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ ایمان کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی کامل صفات کو مان لینا پھر جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے اور اپنے آپکو اسی کے قبضہ قدرت میں یقین کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسی کا ہو جاتا ہے۔

(خطبہ ۔۲۶/ مئی ۱۹۱۱ء)

"پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں'

(الفضل ۴/ فروری ۱۹۷۳ء)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم محمد احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری داؤد احمد حنیف صاحب امیر وانچارج مشن گیمبیا کا نکاح بہمراہ عزیزہ محترمہ حنا چوہدری صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یونس صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان بعوض ۲،۰۰۰ ڈالر ازراہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے مبارک موقعہ پر یکم اگست ۱۹۹۳ء کو پڑھایا۔ مورخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو بارات نیویارک سے واشنگٹن مکرم رانا محمد شفیق صاحب کے ہاں پہنچی۔ اگلے روز محترم حنیف صاحب کے بھائی مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بہت ہی باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

وقف عارضی کے بارے میں ضروری اعلان

امرائے اضلاع' مربیان سلسلہ و صدران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں

تمام امرائے اضلاع' مربیان کرام صدر ران جماعت و دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کے اختتام (۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء) تک اپنا اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ برائے وقف عارضی پورا کرنے کی غرض سے پوری مستعدی' محنت اور دعاؤں کے ساتھ بھرپور کوشش فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ احباب اور خواتین کو اس نہایت ہی موثر اور بابرکت سکیم میں شمولیت کی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ / تبوک ۱۳۷۲ ہش ۲۶ / ستمبر ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں-

۱- اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا فعل قرار دیتا ہے-

۲- متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا- ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک افاضہ خیر- متقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضہ خیر کو چاہتا ہے-

۳ پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی کی ہے-

۴- میں کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو- میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ امداد باہمی اور کامل راہنما سلسلہ دکھاتا ہوں تم اس سے انکار کرو-

۵- میں دیکھتا ہوں کہ لوگ (عبادت) میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں ہوتی جو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے-

۶- اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کیلئے لذت اور سرور نہ ہو لذت اور سرور تو ہے مگر اس حظ اٹھانے والا بھی تو ہو-

۷- قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے- کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفتِ الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے-

۸- آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور فضلِ خدا کا سلسلہ اور ہے- اور یہی سلسلہ سچا ہے

۹- مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا- اور شریروں اور دشمنانِ خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا-

۱۰- محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے-

میری اوقات صفر سے کم ہے
ہونٹ خاموش آنکھ پُر نم ہے
انگلیاں خونچکاں ہوئیں لیکن
نہ دوا ہے نہ کوئی مرہم ہے

ابو الاقبال

○

تم مرے پاس نہ آئے مرے ویرانوں میں
پالیا میں نے تمہیں خواب کے ایوانوں میں

زندگی سانس بدلنے کو فضا ڈھونڈتی ہے
اپنے مانوس الم زاروں میں، غم خانوں میں

مجھ کو احساسِ زیاں بخش کے برباد کیا
یہ بھی احسان ترا کم نہیں احسانوں میں

کون فرزانوں کو سکھلائے گا آدابِ جنوں
اب تو دیوانگی باقی نہیں دیوانوں میں

آج ملاّحوں کے انداز تو یوں بدلے ہیں
جیسے کشتی کبھی گزری نہیں طوفانوں میں

مجھ کو بے لوث عقیدت ہے حرم سے لیکن
دِل کو اک وجد سا آتا ہے صنم خانوں میں

غالب احمد

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱- امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں- مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے- آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں- اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں-

۲- مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں- ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے-

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی

دار الضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

علمی مسائل

یہاں اللہ تعالیٰ نے رحمان کے بندوں کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان میں کیا کیا صفات پائی جاتی ہیں۔ یوں تو بہت لوگ ہیں جو بڑے شوق سے اپنے لڑکوں کا نام عبدالرحمان رکھتے ہیں اور بہت ہیں کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کون ہو تو بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں یا حقیقت اور اصلیت کے لحاظ سے بھی اس کے بندے ہیں آخر اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لحاظ سے یہ تمام کافر اور منافق بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہی ہیں۔ مگر پھر انہی بندوں کو خدا تعالیٰ نے (بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ) قرار دے کر چوپایوں سے بھی بد تر قرار دیا ہے۔ انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ بندر اور سور بن گئے۔ پھر انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بد تر ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہلانا کسی انسان کے لئے باعث فخر نہیں ہو سکتا اگر صرف بندہ کہلانے سے کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا تو خدا تعالیٰ نفس مطمئنہ رکھنے والے کو کیوں فرماتا کہ آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عباد میں داخل ہونا ایک بہت بلند مقام ہے جو نفس مطمئنہ رکھنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ جہاں تک ان کی پیدائش کا سوال ہے وہ پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے بندے تھے۔ اور خدا تعالیٰ ہی ان کا رازق اور مالک تھا۔ (میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ) فرمایا کہ معلوم ہوا خدا کا بندہ ہونا دو رنگ میں ہوتا ہے۔ ایک لحاظ سے تو تمام انسان خدا تعالیٰ ہی کے بندے ہیں لیکن ایک لحاظ سے بعض اس کے بندے ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ جو لوگ اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ تو اس کے بندے کہلاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ خدا کے بندے نہیں کہلاتے۔ بلکہ شیطان کے یا اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کچھ صفات بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک نفس بندے کن صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر اس جگہ (اللہ کے بندے کہنے کی بجائے اللہ تعالیٰ نے رحمان کے بندے کے الفاظ بیان فرمائے ہیں) کیونکہ کفار کی طرف سے بار بار یہ سوال ہوتا تھا کہ رحمان کون ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے پہلے تو انہیں اپنی صفت رحمانیت کے ثبوت میں زمین و آسمان اور سورج اور چاند اور ستاروں وغیرہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا وجود ان کے سامنے پیش کیا۔ جو صفت رحمانیت کے ایک کامل مظہر تھے۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں بتاتا ہے کہ اگر یہ شواہد بھی تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور تمہیں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا جلوہ نظر نہیں آتا تو تم خدا تعالیٰ کے ان بندوں کو دیکھ لو جو اس کی رحمانیت کے چلتے پھرتے مجسمہ ہیں۔ یعنی جس طرح سورج زمین کو اپنی شعاعوں سے منور کرتا اور ہر قسم کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں وہ آپ کے فیض صحبت کی برکت سے دنیا کو ہر قسم کی علمی اور عقلی روشنی بہم پہنچا رہے ہیں۔ اور انہیں اخلاق اور مذہب اور روحانیت کے میدان میں ہلاکت اور بربادی کے گڑھوں سے بچاتے ہوئے ترقی اور کامیابی کی راہیں دکھا رہے ہیں۔ اور جس طرح چاند سورج سے نور اخذ کرتا اور زمین پر اپنی فرحت بخش روشنی پھیلا دیتا ہے اسی طرح یہ لوگ خدا تعالیٰ سے (-) کا نور پا کر دنیا کو اپنی ان برکات سے متمتع کر رہے ہیں جن کا منبع انسانی عقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا (-) ہے۔ اور جس طرح رات لوگوں کے لئے آرام اور سکون کا موجب ہوتی ہے اسی طرح یہ لوگ غریبوں کے ہمدرد مسکینوں کے ملجاء اور بیواؤں اور یتامیٰ کے ماوا ہیں۔ اور دنیا سے ہر قسم کے جھگڑوں اور فسادات کو مٹا کر ایک عالمگیر امن کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور جس طرح آسمان سے اس مادی دنیا پر بارش نازل ہوتی۔ اور پیاسی دنیا سیراب ہو جاتی ہے۔ اس طرح یہ لوگ علم و عرفان کی ایک بارش ہیں جس سے دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا ہو رہا ہے اور جس طرح بارش سے پھل اور پھول اور میوے اور طرح طرح کی غذائیں پیدا ہوتی ہیں اس طرح ان کے ذریعے نئے نئے علوم دنیا میں ایجاد ہو رہے ہیں او جس طرح زمین ہر ایک کے لئے فرش کا کام دیتی ہے اسی طرح ان کا دامن فیض بھی دنیا کی ہر قوم کے لئے وسیع ہے اور ہر مشرقی اور مغربی اور عربی اور عجمی کے لئے ان کی محبت بھری گود کھلی ہے۔ غرض یہ لوگ خدائے رحمان کی صفت رحمانیت کا ایک زندہ ثبوت ہیں یہ پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتے ہواؤں کی طرح اس کی طرف اڑتے اور مشکلات اور حوادث میں زمین کی طرح ثابت قدم رہتے اور آگ کی طرح ہر قسم کی شیطنت کو جلاتے اور پہاڑوں کی طرح دنیا کی حفاظت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر بھی خدائے رحمان کی رحمانیت انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان عبادالرحمٰن کی علامت بیان کرتے ہوئے سب سے پہلی علامت یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ زمین پر بڑے سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ وہ اپنی دنیوی زندگی بڑے اعتدال کے ساتھ بسر کرتے ہیں یعنی نہ تو بے جا غضب اور تیزی سے کام لیکر لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور نہ سستی اور جمود کا شکار ہو کر اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے ہیں بلکہ جس طرح آسمان کا وجود زمینی قوتوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتا ہے اسی طرح ان کا وجود لوگوں کی ترقی اور ان کی فلاح و بہبود کا موجب بنتا ہے۔ ان کی تباہی اور بربادی کا موجب نہیں بنتا اور جب جاہل لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنی حرکات سے جوش دلائیں اور کوئی جھگڑا اور فساد کھڑا کریں تو وہ طیش میں آکر ناجائز اور اوچھے ہتھیاروں پر نہیں اترتے بلکہ ایسی حالت میں بھی ان کی سلامتی ہی چاہتے ہیں یعنی ایسے ذرائع استعمال میں لاتے ہیں جن سے ان کی اصلاح ہو جائے اور دنیا میں امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو۔

اسی طرح ہجرت کے موقع پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ تو چونکہ مکہ والوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے لے آئے گا۔ اسے سو اونٹنیاں انعام دی جائیں گی۔ اس لئے کئی لوگ آپ کی تلاش میں ادھر ادھر نکل کھڑے ہوئے۔ انہی لوگوں میں سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک ایک بدوی رئیس بھی تھا۔ جو انعام کی لالچ میں آپ کے پیچھے روانہ ہوا۔ اور جب اس نے آپ کو دیکھ لیا تو وہ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اور اس نے سمجھا کہ اب میں آپ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے اپنا نشان دکھانا چاہتا تھا۔ جب وہ آگے بڑھا تو اچانک اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ اور وہ زمین پر گر گیا۔ سراقہ رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ وہ خود اپنا واقعہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ جب میں گھوڑے سے گرا تو عرب کے قدیم دستور کے مطابق میں نے اپنے تیروں سے فال لی کہ مجھے آگے بڑھنا چاہئے یا نہیں۔ اور فال یہ نکلی کہ آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ مگر انعام کی لالچ کی وجہ سے میں پھر گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے پیچھے دوڑا۔ جب میں آپ کے اور قریب پہنچا تو پھر میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں نیچے گر گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ریت میں گھوڑے کے پاؤں اتنے دھنس گئے تھے کہ ان کا نکالنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ آخر میں نے سمجھ لیا کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے چنانچہ میں یا تو آپ کو گرفتار کرنے لئے آیا تھا۔ اور یا خود آپ کا عقیدت مند اور شکار بن کر نہایت ادب کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اس ارادہ کے ساتھ آیا تھا۔ مگر اب میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔ اور واپس جا رہا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ جب سراقہ رضی اللہ عنہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سراقہ رضی اللہ عنہ کے آئندہ حالات زندگی آپ پر غیب سے ظاہر فرما دئے۔ اور آپ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ سراقہ نے حیران ہو کر کہا۔ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران کے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ حیرت و استعجاب کا مجسمہ بن کر واپس چلا آیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسریٰ کا دارالامارت مسلمانوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کیا گیا۔ اور ایران کے خزانے مسلمانوں کے کے قبضہ میں آئے جن میں وہ کڑے بھی تھے جو شہنشاہ ایران تخت پر بیٹھتے وقت اپنے ہاتھوں میں پہنا کرتا تھا۔ اور جو ہیروں اور جواہرات سے لدے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ کڑے رکھے گئے تو آپ کو فوراً رسول کریم کی وہ پیشگوئی یاد آگئی۔ اور آپ نے فرمایا سراقہ کو بلاؤ۔ سراقہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کسریٰ کے کنگن لو اور اپنے ہاتھوں میں پہنو۔ سراقہ نے کہا اے امیرالمومنین سونا پہننا تو مردوں کے لئے منع ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ مگر اس موقعہ کے لئے نہیں۔ خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دکھائے تھے۔ اس لئے تمہیں کم سے کم ایک منٹ کے لئے یہ سونے کے کنگن پہننے پڑیں گے۔ تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو۔ ورنہ میں تمہیں سزا دونگا۔ چنانچہ سراقہ نے وہ کنگن لے کر اپنے ہاتھوں میں ڈالے اور اس طرح مسلمانوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھا۔

سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سنو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

امتہ الباری ناصر

محترمہ بشریٰ داؤد

بشریٰ کی زندگی قابل رشک تھی۔ اس کی رحلت بھی قابل رشک ہو گئی پیارے آقا حضرت امام جماعت نے ۲۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء کے خطبہ میں اس کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

"آج جمعہ کے بعد دو پاکباز خواتین کا جنازہ پڑھا جائے گا جو خدمت دین میں پیش پیش تھیں یا دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور عبادات میں اور لوگوں کی نیک تربیت کرنے میں انہوں نے اپنی زندگی صرف کی ان میں سے ایک ہماری بشریٰ داؤد حوری ہیں جو مکرم محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر کراچی کی صاحبزادی ہیں۔ اکثر پہلوؤں سے اپنے باپ کے سب گن انہوں نے اپنے وجود میں زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے اور بے لوث خدمت جس کے ساتھ کوئی دکھاوے کا عنصر نہیں اور انتھک خدمت جو مسلسل سالہا سال تک رواں دواں رہتی ہے یہ وہ دو خصوصیات ہیں جن میں محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نمایاں حیثیت رکھتے ہیں یہی دو خصوصیات پوری شان کے ساتھ عزیزہ حوری میں موجود تھیں اور حسن بیان کے ملکے سے خدا نے ایسا نوازا تھا کہ اپنے ہوں یا غیر ہوں جو بھی ان کی تقریریں سنتا تھا وہ ہمیشہ ان سے گہرا اثر لیتا تھا اور رطب اللسان رہتا تھا ان کی تعریف میں میں نے کبھی کسی کراچی کی یا باہر سے آنے والی خاتون سے کبھی ایک لفظ بھی ان کے کردار کے خلاف نہیں سنا۔ محبت کے ساتھ لجنہ کے فرائض سر انجام دینے والی لیکن جو حسن بیان کا ملکہ خدا تعالیٰ نے بخشا تھا وہ خصوصیت سے سیرت کے بیان پر ایسے جلوے دکھاتا تھا کہ دور نزدیک ان کی شہرت پھیلی ہوئی تھی اور جب بھی سیرت کے مضمون پر زبان کھولتی تھیں تو ایسی متعصب خواتین بھی جو احمدیت سے دشمنی رکھتی تھیں اگر وہ اس جلسے پر لوگوں کے کہنے کہلانے پر حاضر ہو گئیں تو ایک ہی تقریر سن کے ان کی کایا پلٹ جایا کرتی تھی ------------ تحریر کا ملکہ بھی خدا نے عطا فرمایا تھا اور کئی کتابیں چھوٹی چھوٹی سیرت کے موضوع پر لکھیں ان کا آپریشن ہوا تھا جس کے بعد گھر واپس آ رہی تھیں کہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات ہو گئی اللہ غریق رحمت فرمائے ساری جماعت کراچی سے میں تعزیت کرتا ہوں مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ان کے خاندان ان کے میاں داؤد سے اور بچوں سے بلکہ میں سمجھتا ہوں ساری جماعت کراچی تعزیت کی محتاج ہے اور لجنہ اماء اللہ کراچی خصوصیت سے تعزیت کا حق رکھتی ہے سب دنیا کی عالمگیر جماعتوں کی طرف سے میں یہ تعزیت کا پیغام ان کو پہنچاتا ہوں اللہ اسے غریق رحمت فرمائے اور جس سیرت کے بیان پر انہوں نے اپنی زندگی صرف کی خدا تعالیٰ اس سیرت کے فیض سے ان کے بچوں کو صبر (--) عطا کرے ان کے خاوند ان کے والد اور دوسرے عزیزوں کو خدا صبر (--) عطا فرمائے اور سیرت کا یہ فیض ان کے خاندان کو خصوصیت سے پہنچے"......

یہ خوش نصیب خاتون حور جہاں بشریٰ داؤد محترمہ نور جہاں بیگ اور محترم مرزا عبدالرحیم بیگ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی دختر نیک اختر تھیں۔ اس کے دادا محترم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب کلیانہ ریاست جیند کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور نانا حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی رفیق بانی سلسلہ احمدیہ تھے بشریٰ ۲۷ جنوری ۱۹۴۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ پانچویں چھٹی کلاس سے ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹری کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ والدین کی تربیت کے جوہر کھلنے لگے والدہ حلقہ رام سوامی کی صدر تھیں اس طرح گھر میں تنظیمی کاموں کی تربیت ملتی رہی۔ بچپن سے ہی ہر کام میں پیش پیش رہنے کا شوق تھا شرارتیں بھی کیں کھیل بھی کھیلے تعلیم میں اچھے نتائج حاصل کئے سکول کالج اور پھر یونیورسٹی کے زمانے میں مثالی اخلاقی نمونے کی وجہ سے تعظیم حاصل کرتی رہیں۔ کھل کر اپنے عقائد بیان کرنے کا شوق بھی پایا جاتا تھا۔ احمدیہ ہال گویا دوسرا گھر تھا۔ ناصرات اور لجنہ کے کاموں میں بے حد دلچسپی تھی جمیلہ عرفانی صاحبہ انقلابی پروگرام سوچتیں اور جواں عمر لڑکیاں تن من سے مصروف کار رہتیں کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (باٹنی) کیا۔ محترمہ سیدہ جہینتہ الرحمٰن قدسیہ اور محترم محمد مسعود احمد صاحب قریشی کے بیٹے داؤد احمد صاحب قریشی سے ۱۹۷۲ء میں شادی ہوئی شادی کے بعد ایران میں بھی سلسلہ کی خدمت کی راہیں نکالیں۔ ایران میں ۱۹۷۹ء میں دگرگوں حالات پیدا ہوئے جس کے نتیجے میں بغیر ساز و سامان کے واپس کراچی آنا پڑا۔ ایران کی آسائشوں کے بعد تنگی ترشی کا زمانہ انتہائی صبر و استقامت سے گزارا۔ ۱۹۸۱ء میں حضرت امام جماعت الثالث نے کراچی لجنہ کی تنظیم توڑ کر ایک پانچ رکنی کمیٹی نامزد فرمائی جس کی ایک رکن بشریٰ داؤد تھیں۔ حضور نے خاص امور کی طرف توجہ دلائی تھی اور پندرہ روزہ رپورٹ ارسال فرمانے کی ہدایت فرمائی تھی سب ممبرات کو انتھک جان توڑ کام کرنا پڑا۔ ہر حلقے میں دورے اور تربیتی اجلاس کروائے گئے۔ بشریٰ نے طوفانی دورے کر کے کام کو بہت آگے بڑھایا پھر قیادت نمبر ۵ کے کام میں کچھ بہتری لانے کے لئے بشریٰ کو قیادت کا نگران بنا دیا گیا عہدے سے انصاف کرنے کو جزو ایمان سمجھنے والی نے اس ذمہ داری کو بھی باحسن پورا کیا پھر سیکرٹری اصلاح و ارشاد بنا دی گئی۔ تا دم آخر وہ یہی فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔ اتنی سرگرمی سے کام کرنے کی وجہ سے اپنی خرابی صحت کو ہمیشہ ٹالتی رہی۔ اسے کئی عوارض لاحق تھے کبھی بالکل بے دم ہو جاتی مگر پھر کوئی کام آ جاتا تو اپنا نفس بھلا کے گھر گھرہستی پس پشت ڈال کے بچوں کو صبر کی تلقین کر کے کام میں جت جاتی۔ ہر اہم جلسے پر مشکل ترین ڈیوٹی اس کو سونپ دی جاتی اور وہ ڈیوٹی ہو یا نہ ہو وہ ہلکان ہونے کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتی۔ وہ جماعت کے کاموں کو ترجیح دیتی اور صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتی۔ کام کام اور بس کام تیزی سے جلدی سے مستعدی سے کرنے کی عادی تھی تین چار سال سے اپنے آپریشن کو کام ہی کی خاطر ٹالتی آ رہی تھی حتی کہ اب آمادہ ہوئی تو بیعتوں کا ٹارگٹ آ گیا اس نے بستر پر لیٹے لیٹے فون کر کر کے کام کروایا تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں اتنی بے چین تھی کہ اس کی حالت دیکھ کر دل کرتا تھا سب زیادہ دعائیں کریں تا منزل زیادہ قریب تر آ جائے اس نے ہسپتال میں داخل ہو کر بھی کام جاری رکھا۔ ارد گرد کی خواتین نے اس کی امی کو مبارکباد دی کہ آپ کی بیٹی وعظ کرتی ہے تو دل کرتا ہے سب کام چھوڑ کے بس اس کو سنتے جائیں۔ میں ہسپتال میں اس سے ملی تھی ہشاش بشاش تھی اپنے بیعتوں کے ٹارگٹ کی باتیں کرتی رہی۔ ۲۰ جولائی کی سہ پہر کو ہولی فیملی سے ڈاکٹر کا فون آیا اور اس نے یہ جانکاہ خبر سنائی کہ ہماری پیاری بشریٰ مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی ہے۔

خدا کے ہیں خدا کے پاس سب کو لوٹ جانا ہے
یہ دنیا عارضی ہے مستقل وہ ہی ٹھکانا ہے

اسے غریبوں سے بطور خاص محبت تھی۔ کسی کی مجبوری دیکھ کر دل تڑپ جاتا ایثار و قربانی سے وہ دوسروں کی مدد کرتی جس کا دوبارہ ذکر کرنا تو درکنار وہ ہمیشہ شرمندہ سی رہتی کہ جس قدر چاہئے تھا کہ مدد کی جاتی اتنی ممکن نہ ہو سکی۔ اگر اس کا بس ہوتا دنیا میں کوئی حاجت مند 'بیمار' مجبور بے بس ایسا نہ رہتا جس کے پاس پہنچ کر اس کی مدد نہ کرتی اور عزت نفس کے شدید احساس کے ساتھ ایک ڈیڑھ سال پہلے اس نے ایک بے ماں بچی کی شادی کا سامان تیار کیا خود اپنے گھر سے بہت سے ضروری چیزیں لیں اور کچھ سہیلیوں کو تحریک کی۔ اس طرح بہت اچھا ضرورت کا ساماں مہیا ہو گیا۔ بڑی خوش تھی کہتی تھی پتہ نہیں طوبیٰ کی شادی کے وقت میں ہوں گی یا نہیں اللہ کرے کوئی اسی طرح میری طوبیٰ کا کام بھی کرا دے۔

بشریٰ خدا کی رضا کے حصول کے لئے حریص رہتی اور ایسی راہیں تلاش کرتی جس سے اللہ پاک کی خوشنودی کی کوئی سبیل نکل آئے۔ وہ ہر بات کا رخ خدا تعالیٰ کی طرف موڑ دیتی۔ بہت دعائیں کرتی۔ اللہ پاک پر اسے ایسا توکل تھا کہ کبھی گھبراتی نہیں تھی۔ جب اس کے ابا جان کو دل کا دورہ ہوا تو اس کی بے چینی اور بے قراری کا عالم دیدنی تھا مگر وہ اللہ پاک کی حمد و ثناء کے ساتھ یہ دعا کرتی یا پاک پروردگار جماعت کو ایسے وجودوں سے مالا مال رکھ۔ میرے ابا جان درویش تھے اور اس کے ابا جان درویش صفت اور میرے ابا جان کے ہم نام ہونے کی وجہ سے بھی مجھے بھی ان سے انتہائی عقیدت ہے۔ توکل علی اللہ کا درس اسے گھر کی تربیت سے ملا تھا۔ خدا تعالیٰ اس کی غیر معمولی طور پر مدد کرتا جسے وہ تحدیث نعمت کے طور پر کبھی بیان کرتی مگر زیادہ تر اسے ایسے واقعات کا دہرانا پسند نہ تھا۔ اس کی غیرت اور حجاب کی وجہ سے میں بھی اس پیار بھرے سلوک کا ذکر نہیں کرتی۔ اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ وہ اپنی ضرورت اور احتیاج صرف اور صرف اپنے اللہ تعالیٰ سے بیان کرتی اور وہ معجزانہ طریق پر اس کی مدد کرتا۔ کبھی کبھی عجیب انداز میں کہتی کاش اللہ تعالیٰ سامنے نظر آ جاتا تو میں اس سے لپٹ جاتی پھر نہ چھوڑتی۔ اجلاس' سالانہ اجتماعات' جلسے خاص طور پر جلسہ ہائے سیرت میں بشریٰ کو خاص دلچسپی تھی۔ تقریر کی تربیت بچپن سے شروع ہوئی تھی۔ کئی مرتبہ ناصرات اور لجنہ کی نمائندگی میں ربوہ میں اور کراچی میں تقریری مقابلوں میں اول انعامات لئے۔ اس وقت کی سیکرٹری جنرل محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ نے تقریر کا فن سکھانے میں خصوصی دلچسپی لی۔ اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے تقریر کے سٹائل سے غیر شعوری تاثر کے ساتھ بشریٰ کا اپنا انداز تقریر مرتب ہوا اس کو قدرت نے خوشگوار بلند آواز دی تھی اردو کا تلفظ اچھا تھا سب سے بڑی بات اس کے اندر موجیں مارتا ہوا سرشار جذبہ تھا۔ پہلے لکھ کر مضمون پڑھا کرتی تھی۔ پھر اس کے پاس لکھنے کا وقت ہی نہ رہا صرف کاغذ پر نوٹس لے کر بہت اچھی تقریر کرتی۔ اکثر ہم لوگ جلسہ اور سامعات کا معیار دیکھ کر موضوع منتخب کرتے جن جلسوں میں اکٹھے جاتے راستے میں موضوع یہی رہتا۔ اگر میں ساتھ نہ جاتی تو بھی ہم سامعات کے تاثرات اور تقریر کے ایسے پہلوؤں پر گفتگو کرتے جن کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا تھا۔ میں کاغذ پر پوائنٹ لکھتی رہتی جو بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اسے بتاتی تو وہ کبھی برا نہ مانتی۔ جلسہ سیرت کے پروگرام میں بشریٰ کا نام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی کامیابی کی نوید بن جاتا۔ جلسے کرنے کا شوق بھی اسی کا پیدا کیا ہوا تھا۔ بشریٰ کی طبیعت کتنی بھی خراب ہوتی جلسہ سیرت میں بلاوے کو حتی المقدور نہ ٹالتی۔ اکثر اوقات دوا کھا کھا کے جلسوں میں جاتی۔ اس کے موضوعات بھی بڑے منفرد ہوتے ایسا سماں بندھ جاتا کہ عورتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے پھر وہ تقریر کو خاص نقطہ عروج پر پہنچا کر رخ عہد حاضر کی طرف موڑتی۔ اور موجودہ دور کی قباحتوں سے بچ کر اُسوہ پاک اپنانے کا درس دیتی۔ غیر از جماعت بہنیں ایک خاص انداز کے میلاد کی عادی ہوتی ہیں۔ یہ خواتین جب ہمارے جلسوں میں آتی ہیں اور پڑھی لکھی خواتین سے پر مغز تقاریر سنتی ہیں تو ایک ہی جلسہ سے ان کی کایا پلٹ جاتی ہے خاص طور پر خوش وضع خوش لباس بشریٰ کا پر کشش انداز تقریر اور اس میں سیرت کا مبسوط بیان بہت بھلا لگتا۔ بشریٰ جن جلسوں میں تقریر کرتی ان کی حاضری میں اضافہ ہو جاتا۔ جلسے کا انتظام کرنے والی ممبر بھی جلسہ گاہ کی تیاری کے بعد بشریٰ کے آنے پر سبکدوش ہو جاتی کہ اب وہ ہر طرح سنبھال لے گی۔ بشریٰ اپنے لئے نمایاں جگہ کبھی پسند نہ کرتی۔ فرش پر بیٹھنا اسے مرغوب تھا اسی طرح جلسوں پر جانے کے لئے سواری طلب نہ کرتی بس، رکشے پر چلی جاتی اگر کوئی از خود انتظام کر دے تو اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھاتی۔

اس کے شوق بے پایاں میں دوسری ممبرات تلاش کر کے ان کو تقریر کا فن سکھانا بھی شامل تھا۔ کئی دفعہ اپنے دوسرے کام میں مصروفیت کے دوران وہ لڑکیوں کی تقریریں درست کر رہی ہوتی۔ جب اجتماعات میں اسے منصف بنایا جاتا وہ بڑی توجہ سے لڑکیوں کی تقاریر سن کر اچھے اور کمزور نکات نوٹ کرتی اور پھر لڑکیوں کو سمجھاتی۔ اچھی باتوں کا سراہنا اس کی عادت میں شامل تھا۔ بشریٰ نے ۱۹۸۹ء میں جلسہ سالانہ کراچی میں خطاب کیا۔ یہ کسی خاتون کا پہلا خطاب تھا جو مردوں میں ریلے کیا گیا۔ ۱۹۹۱ء کے جلسہ قادیان کے موقع پر حضور پر نور نے بشریٰ کو یاد فرمایا۔ اور جب بشریٰ کو دیکھا تو فرمایا تم بالکل ویسی ہو جیسی سات سال پہلے تھیں۔ اور لجنہ لاہور کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی سیرت کے جلسے کریں اور حوری کو بلائیں یہ بہت اچھی تقریر کرتی ہیں مگر بائی ائیر بلائیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق لجنہ لاہور نے انتظام کیا اور بشریٰ کو کئی جلسوں میں سیرت کے موضوعات پر تقاریر کا موقع ملا جو بے حد پسند کی گئیں۔ بشریٰ کو ینگ لجنہ کو آگے لانے کا بہت شوق تھا جس کے لئے وہ تربیتی کورسز مرتب کر کے کلاسیں لگاتی اور خود پڑھاتی دیگر بزرگوں کو بھی لیکچر کی دعوت دیتی۔ چنانچہ آخری دن تک اس کی دعوت الی اللہ کی کلاسیں جاری تھیں۔ وہ اس پر اثر طریق پر پڑھاتی کہ لڑکیاں گرویدہ ہو جاتیں۔ وہ چاہتی تھی کہ سب احمدی خواتین اپنی سب صلاحیتیں دین کی ترقی میں جھونک دیں چنانچہ بہت سی خواتین جو اب سرگرم عہدے دار ہیں اسی کی تیار کردہ ہیں جنہیں کچھ عرصہ انگلی سے پکڑ کر چلانے کے بعد جب وہ خود چلنا سیکھ لیتیں تو بشریٰ بہت خوشی اور طمانیت محسوس کرتی۔ کام کرنے میں بعض اوقات کسی کی باتیں بھی سننا پڑتی ہیں ناگوار خاطر باتوں پر نہ صرف خود صبر کرتی بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتی۔ رقیق القلب تھی اس لئے آنسو تو آ جاتے مگر زبان سے کچھ نہ کہتی۔ ہمارے شعبہ اشاعت میں بعض مراحل بڑے دشوار گزار ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کہتی خدا تعالیٰ کے کام کبھی نہیں رکتے۔ زیادہ دعاؤں کے لئے ہی ابتلاء آتے ہیں۔

۱۹۸۷ء کے اوائل میں ربوہ کی لجنہ کی ایک میٹنگ میں جب حاضر نمائندگان سے صد سالہ جوبلی منانے کے لئے پروگرام مانگا گیا تو بشریٰ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے لجنہ کراچی کی طرف سے سو کتابیں شائع کرنے کا پروگرام لکھوایا اب اس کے منصوبہ ساز دل و دماغ کی اڑانیں ہفت افلاک پر تھیں واپس آئی تو تمتماتے پر عزم چہرے کے ساتھ اپنے پروگرام لکھوانے اور مختلف طریق پر روبہ عمل لانے پر دیر تک گفتگو کرتی رہی یوسف کو خریدنا تھا اور دامن میں سوت کی انٹی بھی نہ تھی۔ بشریٰ باٹنی میں ایم ایس سی تھی اور مضمون نگاری کا صرف اس حد تک تجربہ تھا کہ اجتماعات کے موقع پر سلسلہ کے لٹریچر سے دئے گئے موضوع پر مواد جمع کر لیتی۔ خاکسار کو بھی ایم اے فائنل کے لئے ایک مقالہ لکھنے کے علاوہ بہت کم کبھی کبھار اخباروں وغیرہ کے لئے لکھنے کا شوق تھا۔ دینی علم دونوں کا واجبی تھا مگر ایک چیز دونوں کے پاس وافر تھی اور وہ تھا جنون۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں بڑی طمانیت ہو رہی ہے کہ ابتدا میں ہم نے جو پروگرام بنایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھتا رہا۔ خاکسار صد سالہ تاریخ مجلے المحراب اور دیگر کتب میں مصروف ہو گئی جب کہ بشریٰ نے اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کا میدان سنبھالا۔ سیرت پاک پر ہر دستیاب معیاری کتاب، رسالہ، مضمون کا مطالعہ کرتی نوٹس لیتی عنوانات کی فہرست سو تک تھی تیاری کے مختلف مراحل میں ستر چھوٹی بڑی کتابیں تھیں جن میں اس کی حیات میں صرف چار شائع ہو سکیں چشمہ زم زم، اصحاب فیل، مقدس ورثہ اور پیاری مخلوق اور ان کتب کی افادیت و مقبولیت کا اندازہ میرے قارئین کو مجھ سے زیادہ ہے اللہ پاک توفیق دے تو باقی کتب کو بھی شائع کریں گے۔ بچوں کے لئے نصاب کا ابتدائی خاکہ بھی بشریٰ نے ہی تیار کیا تھا۔ تیار کر کے مرکز سے منظور کروایا۔

یہ ایک سادہ سی حقیقت ہے کہ لجنہ کی جو خواتین خدمت میں مصروف ہیں ان کو دین کے لئے وقت دینے کے لئے گھر والوں کا تعاون ضروری ہوتا ہے۔ بشریٰ بہت خوش نصیب تھی اس کو اپنے شوہر اور بچوں کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ اس کا سارا گھر خدمت دین کی ایک مشین تھا۔ ہم نے "کونپل" لکھی تو صاف صاف لکھوا کر فوٹو سٹیٹ کروا کے پنیں لگا کر ماؤں کو دی گئیں کہ بچوں کو یاد کروائیں اس دن سے محترم داؤد بھائی صاحب اور بچوں نے کام کرنا شروع کیا اور ہر ممکن تعاون جاری رہا۔ طباعت کے مراحل، تجربہ رکھنے والوں کو بخوبی علم ہو گا۔ بڑے محنت طلب اور صبر آزما ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو خدمت کی سعادت دی۔ جب وہ شکریہ ادا کرتی تو بڑے رسان سے کہتی "ہم یہ کام تمہارے لئے تو نہیں کرتے اپنے اللہ پاک کے لئے کرتے ہیں۔ دعا کرو وہ قبول کر لے۔ کتابیں ہمیں اپنی مشترک اولاد لگتیں۔ کیونکہ اولاد کی طرح پیار نہ کیا جائے تو کتابیں چھاپنے کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔

خاکسار کے پاس بشریٰ جیسی صلاحیت نہیں مگر ہمارا کوئی کام کہیں رکا نہیں اللہ پاک ایسے مدد گار ضرور پیدا فرما دے گا جو اس مشن کو آگے بڑھانے میں اور پہلے سے بہتر طریق پر کام کرنے میں اپنا خون شامل کرتے رہیں گے۔ ہم نے اشاعت کے کام میں بڑی دولت پائی مالا مال ہو گئے۔ پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعاؤں بھرے مکتوب ہمیں نہال کر دیتے۔ ہمیں دوسرے محترم بزرگوں کے خطوط ملتے۔ دعاؤں کا یہ سرمایہ بشریٰ ساتھ لے گئی اور فیضان جاریہ کی طرح ہمیشہ اسے اجر پہنچتا رہے گا۔

شذرات

کرشنا راؤ کی پریس کانفرنس

جموں میں گذشتہ روز پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر کے ڈی۔ کرشنا راؤ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ علیحدگی پسندی گذشتہ تین سال میں بہت زیادہ فروغ پا گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے بہت اچھے نتائج حاصل کر لئے ہیں اس عرصے میں ۱۸۰ علیحدگی پسند مارے گئے ہیں اور اس سال اگست میں ۴۵۰ حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ جہاں پر تحفظ کا ماحول پیدا کرنے کے لئے اور ان کے خیال میں جمہوریت کے عمل کو بہتر طریق پر آگے چلانے کے لئے مزید فوج بھیج دی گئی ہے اور اس بات کا وعدہ کیا گیا ہے کہ علیحدگی پسندی کو روکنے کے لئے جس قدر مزید فوج کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہ بھی بھیجی جائے گی۔

جنرل راؤ نے اس سلسلے میں کسی حد تک مایوسی کا اظہار کیا کہ سیاسی پارٹیوں نے ان کی یہ تجویز کہ سیاسی عمل جاری کیا جائے کو پذیرائی نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات سے حوصلہ نہیں ملا کہ لوگوں نے میری تجویز کو جس طرح سراہنا چاہئے تھا نہیں سراہا۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ مجھے اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ کہ لوگ سیاسی کارروائی شروع تو کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں جس تحفظ کی ضرورت ہے وہ انہیں فراہم نہیں کیا جاتا جنرل راؤ نے کہا کہ ہم نے اس سلسلے میں مزید پروگرام تیار کئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک کسی پولیٹکل پارٹی نے آگے بڑھ کر ہماری اس تجویز کی حامی نہیں بھری۔ جنرل راؤ نے کہا کہ میں نے علیحدگی پسندوں کو دو باتیں پیش کی تھیں ایک تو یہ کہ وہ اپنا اسلحہ چھوڑ دیں اور انتخابات میں حصہ لیں اور دوسری یہ کہ وہ دباؤ کا مقابلہ کریں اور سیکورٹی فورسز جس طرح بھی چاہیں ان کا خاتمہ کرنے کی کوشش کریں گی۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اگلی گرمیوں میں انتخاب کا عمل شروع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا صرف اس صورت میں کیا جائے گا۔ کہ سیکورٹی فورسز خاصے اچھے نتائج حاصل کر لیں۔

اسی موقعہ پر جنرل راؤ نے پاکستان کو متنبہ کیا کہ وہ علیحدگی پسندوں کی حمایت نہ کرے۔ کیونکہ یہ سراسر ہندوستان کی مخالفت کرنے والی بات ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دے کر کہا کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے اور کوئی بھی ایسی کوشش جو اسے الگ کرنے کی کی جائے گی۔ اسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ کانگریس آئی ایک ایسی پارٹی ہے جو آپس میں منقسم ہو چکی ہے۔ اور نیشنل کانگریس کا کوئی لیڈر ہی نہیں ہے۔ اسی لئے کشمیر کو صحیح طور پر زیر حکمرانی نہیں لایا جا رہا۔

صفات الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو نتیجہ یہ ہو گا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب تر ہوتی جائے گی اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کر لے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالوہاب منگلا

خدمت خلق

خدمت خلق کا مطلب یہ ہے کہ کسی غرض یا صلہ کے بغیر بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے۔ خدمت خلق کا دائرہ بڑا وسیع ہے اس میں انسان وحیوان سب شامل ہیں اس میں مسلم، غیر مسلم، رشتہ دار، احباب و اعداء کسی کی تمیز نہیں۔ خدمت خلق کا تقاضا ہے کہ ہر کسی کی بلا لحاظ مذہب وملت خدمت کی جائے اور ہر وقت کی جائے۔

خدمت خلق کی توضیح یہ ہے کہ دین عقائد و اعمال کے مجموعے کا نام ہے۔ عقائد میں وہ تمام امور شامل ہیں جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص دین حق میں داخل نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا اصول عوام الناس کی فطرت کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ ایک انسان دوسرے سے اچھا سلوک کرتا ہے تو پہلے سوچ لیتا ہے کہ اس کام کا کیا اجر ملے گا۔ خود غرضی اور نفسا نفسی کے برعکس ہمارا دین انسان میں یہ روح پیدا کرتا ہے کہ بعض کام ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر سرانجام دینا انسانیت واخوت ہے اور اسی کا نام خدمت خلق ہے۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ ودلق نیست

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایمان والے اپنے پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔

حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا اے میرے بندے میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہ پلایا میں بیمار تھا تو نے میری تیمارداری نہ کی میں ضرورت مند تھا تو نے میری ضرورت پوری نہ کی۔ اس پر بندہ عرض کرے گا کہ اے اللہ تو ان سب باتوں سے پاک ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا تو گویا مجھے پانی نہ پلایا۔ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا تو نے اسے کھانا نہ کھلایا تو گویا مجھے کھانا نہ کھلایا میرے فلاں بندے کی ضرورت پوری نہ کی تو گویا میری ضرورت پوری نہ کی۔ تب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا اور فرشتے اس بندے کو کھینچتے ہوئے دوزخ میں لے جائیں گے۔

دنیا میں وہی قوم فلاح و بہبود سے ہمکنار ہو سکتی ہے جس میں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ ہو اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحت مند بنایا ہے تو اس کی عطا کردہ قوت وطاقت کا کچھ حصہ خدمت خلق کے لئے بھی وقف ہونا چاہئے۔

رفاہ عامہ کے سب کام خدمت خلق میں شمار ہوتے ہیں ان میں ہسپتال، سڑکیں، کنوئیں، مدارس بیوت الذکر سرائیں، کتب خانے شامل ہیں اس سے ملک وقوم کو فائدہ حاصل ہوتا ہے یہ صدقہ جاریہ ہیں۔

خدمت خلق کے بارے میں چند اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہم سب ایک دوسرے پر رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت سے پیش آنے میں جسم انسانی کی طرح ہیں جس طرح جسم کے ایک عضو میں تکلیف ہو تو سارے بدن میں تکلیف ہوتی ہے۔

(۲) جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا خدا اس کی ضرورت کو پوری کرے گا جو شخص کسی کی تنگی کو دور کرے گا خدا اس کی تنگی کو دور کرے گا۔

(۳) جو شخص دوسروں کی دنیوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔

خدمت خلق قوم ووطن کے لئے ضروری ہے کوئی قوم خدمت خلق کے بغیر ترقی حاصل نہیں کر سکتی۔ خدمت خلق اخروی فلاح و نجات اور رضائے الٰہی کی موجب ہے خدمت خلق سے انسان میں محبت والفت کا جذبہ ابھرتا ہے خدمت سے فضیلت وعظمت حاصل ہوتی ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم آفتاب احمد صاحب تہال ضلع گجرات سے لکھتے ہیں :

مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔

امید ہے آپ باخیریت ہونگے خدا تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔

مورخہ ۲۱ اگست کے "الفضل" میں مکرم مشہود احمد ناصر نودی کھوکھر کی لفظ "چودھری" کے متعلق تحقیق قابل ستائش ہے۔

واقعی لغت کی رو سے "چودھری" کو چوہدری لکھنا درست نہیں ہے۔

فیروز سنز کی انگلش ڈکشنری (لغت) میں لفظ CHIEF کے ایک معنی چودھری کیے گئے ہیں اسی طرح CHIEFTAINCY کے معنی چودھراہٹ لکھے ہیں اور کہیں بھی "چودھری" کو "چوہدری" نہیں لکھا گیا۔ مگر "چودھری" کو "چوہدری" لکھنا اس قدر رواج پا چکا ہے کہ لفظ "چودھری" اپنی اس اصل حالت میں شاذ ہی کبھی لکھا نظر آتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ ہمیں لفظ "چوہدری" کو اردو زبان میں وہ جگہ دینی ہی پڑے گی جو وہ حاصل کر چکا ہے۔ اردو زبان کے قواعد اس بارے میں کیا رویہ رکھتے ہیں کیا کوئی اہل زبان اس پر قلم اٹھانا پسند کرے گا۔

مکرم اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ سے لکھتے ہیں :۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ اخبار الفضل میں مختلف امور پر مشتمل خطوط شائع ہوتے ہیں۔ جن میں ایمان افروز واقعات بھی ہوتے ہیں اور چھوٹی سی بات کے عنوان سے بعض کار آمد باتیں بھی پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ خاکسار بہت عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ کچھ لکھوں کل اخبار الفضل میں "ایک چھوٹی سی بات" کسی کو اپنا قلم لکھنے کے لئے دینے کے بارے میں کچھ ہدایات پڑھیں۔ بہت فائدہ مند باتیں ان دوست نے لکھیں۔

ایک چھوٹا سا واقعہ اس ضمن میں خاکسار بھی بیان کرنا چاہتا ہے۔ بہت عرصہ ہوا خاکسار نے ایک نہایت خوبصورت قیمتی قلم (Fountain pen) خریدا۔ خاکسار کو کسی کام کی وجہ سے ڈاکخانہ جانا پڑا تو وہاں ایک شخص نے درخواست کی کہ وہ منی آرڈر فارم لکھنے کے لئے خاکسار سے قلم لینا چاہتا ہے۔ خاکسار نے اپنا قلم اسے دے دیا۔ اور قلم واپس لئے بغیر جلدی میں آگیا۔ اور جب کچھ لکھنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تو قلم ندارد تھا۔ فوراً خیال آیا کہ اوہو وہ تو پوسٹ آفس میں کسی کو لکھنے کے لئے دیا تھا۔ خاکسار اپنے قلم کی لکھی ہوئی تحریر پہچانتا تھا اور جس رنگ کی سیاہی قلم موجود تھی اس کے متعلق بھی پہچان تھی۔ فوراً پوسٹ آفس واپس گیا اور منی آرڈر کلرک کو قصہ بتا کر درخواست کی کہ خاکسار کو لکھے ہوئے منی آرڈر فارم دیکھنے کی اجازت دی جائے تو اس شخص کا پتہ معلوم ہو جائے گا۔

چنانچہ کلرک نے تمام فارم خاکسار کو دکھائے۔ ایک فارم پر قلم کی تحریر اور سیاہی سے معلوم ہو گیا۔ کہ بھیجنے والے کا پتہ کیا ہے۔ خاکسار نے کلرک کا شکریہ ادا کرنے کے بعد وہ پتہ نوٹ کیا اور اس شخص کے گھر پہنچ کر قلم واپس مانگا۔ وہ شخص بہت حیران ہوا کہ ناواقفیت کی وجہ سے خاکسار کو اس کا پتہ کیسے معلوم ہوا۔ بہرحال خاکسار کو اپنا قلم مل گیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس شخص کا بھی شکریہ ادا کیا۔ حالانکہ نہ تو خاکسار اس شخص کو جانتا تھا اور نہ ہی وہ شخص خاکسار سے واقف تھا۔

مکرم خالد محمود لطیف صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں

ہمارے ملک میں عوام میں سے اکثریت صرف اپنے گاؤں، اپنے شہر یا اپنے ملک تک ہی محدود رہتی ہے اور یہ کمزوری خاص طور پر ہمارے ہر گاؤں میں ہے۔ لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر ہر احمدی کو خواہ وہ شہر کا ہو یا گاؤں کا اپنے علم کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہئے۔ ہر فرد صرف اپنے گاؤں اپنے شہر یا اپنے ملک تک محدود نہ رہے۔ بلکہ بین الاقوامی سطح پر آئے اور سب اخوت کی ایک ہی لڑی میں پروئے جائیں۔ اس کام کے لئے آج کل کے ذرائع ابلاغ بہت کارگر ہیں لیکن ان کا فائدہ تب ہوگا جب ہم ان سے استفادہ کریں گے اور استفادہ بھی اسی وقت ممکن ہے جب شوق اور لگن ہو۔ چنانچہ ہم اس شوق کو ابھاریں گے تو بات بنے گی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر احمد خان صاحب بابت ترکہ محترمہ شمیم سلطانہ صاحبہ)

مکرم ناصر احمد خان صاحب ۱۸۰۔ ہما بلاک۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ محترمہ شمیم سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم مولانا نصیر احمد خان صاحب۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں۔ خاکسار ان کا تایا زاد بھائی اور ان کے خاوند کا حقیقی بھائی ہے۔ لہٰذا ان کا پلاٹ ۵/۱۰ محلہ دارالرحمت ربوہ برقبہ دس مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اخلاص خواہ بظاہر ہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے۔ تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترمہ شکیبہ قمر صاحبہ بنت مکرم محمود احمد قریشی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا قمر بیگ صاحب ابن مرزا محمد سعید بیگ صاحب پتوکی مورخہ ۹۳-۸-۶ کو بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور رخصتی مورخہ ۲۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔ عزیزہ شکیبہ قمر صاحبہ محترم قمر احمد صاحب قریشی کی پوتی ہے جبکہ عزیز مرزا قمر بیگ محترم مرزا محمد شریف بیگ آف لنگروال کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مبشر احمد بھٹی کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۵۔ ستمبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ازراہ شفقت "مصباح احمد" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب کا پہلا پوتا اور مکرم محمد عبداللہ بھٹی صاحب کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور صالح بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد الدین صاحب کارکن وکالت تصنیف کی بیٹی صادقہ قانتہ اڑھائی ماہ سے علیل چلی آرہی ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔

○ مکرم سلطان شیر خاں صاحب دارالعلوم غربی ربوہ اپنی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے اور اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد خان رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ دس دن سے ہیضہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمود منیر اکبر صاحب ابن مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی تاج الدین صاحب موضع مانگا ضلع سیالکوٹ ۹۳-۹-۱۹ کو وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ایک سو آٹھ سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ ۹۳-۹-۲۱ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سلیم احمد جو مکرم منشی عبدالعزیز صاحب کے پڑپوتے اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے بڑے نواسے تھے مورخہ ۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو لیاقت آباد کراچی میں اچانک وفات پا گئے۔ تدفین احمدیہ قبرستان باغ احمد کراچی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالغفور ساکن نواں کوٹ بنت چوہدری عبدالعزیز آف گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے مورخہ ۵۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو رات ساڑھے گیارہ بجے صرف دو گھنٹے کی مختصر سی علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ ۶۔ ستمبر کو ظہر کے بعد احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۲ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۹۳-۹-۲۳ کو جامعہ احمدیہ سے ہسپتال یا ہسپتال سے دارالصدر جاتے ہوئے رستہ میں کہیں =/۸۰۰۰ روپے لفافے میں بند اور کچھ کاغذات اور فوٹو گر گئے ہیں۔ جس دوست کو ملے ہوں براہ کرم مکرم بشارت احمد ناصر صاحب ۲۱/۱ دارالفضل ربوہ کو پہنچا دیں۔

مجالس انصار اللہ

نتیجہ انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۹۳ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان سہ ماہی دوم ۱۹۹۳ء میں ۱۷۵ مجالس کے کل ۲۱۱۷ انصار نے شرکت کی جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں کامیابی کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

نمایاں پوزیشنز

۱۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب' خانیوال۔ اول

۲۔ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب' انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ دوم

۳۔ مکرم عبدالرشید اعوان صاحب' بہاولپور۔ سوم

نیز جن انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ حاصل کیا۔ ان کے اسمائے گرامی بھی بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔

خصوصی گریڈ

مکرم منظور احمد صاحب ایاز' مغل پورہ لاہور۔ مکرم سید محمد یحییٰ صاحب' فیصل آباد۔ مکرم محمود احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی' ڈیفنس' لاہور۔ کیپٹن (ریٹائرڈ) مبارک احمد صاحب ملک' سمن آباد۔ لاہور۔ سید عزیز حسین شاہ صاحب' نصیرہ ضلع گجرات۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب گلشن اقبال' کراچی۔ مکرم محمود احمد صاحب باجوہ' پشاور کینٹ۔ مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب' سرگودھا۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم رانا محمد خان صاحب' بہاولنگر۔ مکرم حکیم مرزا محمد حبیب بیگ صاحب مدنی' منگو پیر روڈ کراچی۔ مکرم اشفاق حسین صاحب ماڈل کالونی کراچی۔ مکرم سید محمد میاں صاحب عزیز آباد کراچی۔ مکرم ڈاکٹر میاں عبدالشکور صاحب سمن آباد لاہور۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹ۔ مکرم شعبان احمد نسیم صاحب گجرات۔ مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب گوجرانوالہ غربی۔ مکرم محمد خلیل قریشی صاحب سکھیکی۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب جھنگ صدر۔ مکرم ضیاء الحق صاحب سیٹھی جہلم۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب دوالمیال چکوال۔ مکرم محمد رشید صاحب پشاور۔ مکرم ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ سندھ۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب ٹاؤن شپ لاہور۔ مکرم محبوب احمد صاحب جھنگ صدر۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد۔ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ۔ مکرم میاں عبدالحیٔ صاحب سیالکوٹ۔ مکرم ڈاکٹر عبداللہ صاحب سنجر چانگ۔ مکرم شمس الاسلام صاحب ملتان۔ مکرم محمد دین انور صاحب سرگودھا۔ مکرم جلیل احمد صاحب شاہد اسلام آباد شرقی۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد۔ مکرم رفیق احمد ساہی صاحب بیت النور لاہور۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب راولپنڈی۔ مکرم میاں محمد اسحاق عابد صاحب لاہور۔ مکرم محمد شفیع صاحب ہنجرا گجرات۔ مکرم مبشیر احمد صاحب واہ کینٹ۔ مکرم عزیز احمد صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب میرپور خاص سندھ۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی۔ مکرم ڈاکٹر سید محمد محسن ہاشمی صاحب چک نمبر ۷ ضلع فیصل آباد۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب راولپنڈی۔ مکرم سید عبدالغفور شاہ صاحب دارالنصر وسطی۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب دارالنصر شرقی۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی۔ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب دارالعلوم (ب)۔ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب دارالعلوم غربی (ب)۔ ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم غربی۔ مکرم حبیب اللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی۔ مکرم مبارک احمد عابد صاحب دارالرحمت شرقی۔ مکرم عبدالرشید منگلا صاحبہ دارالرحمت شرقی۔ مکرم قریشی محمد عبداللہ ہاشمی صاحب دارالرحمت وسطی۔ مکرم صلاح الدین صاحب گول بازار۔ مکرم محمد سلطان اکبر صاحب دارالصدر غربی۔ ظہور احمد ناصر صاحب دارالرحمت وسطی۔ مکرم منور احمد قاسم صاحب دارالرحمت وسطی۔

اللہ تعالیٰ علم و فضل میں ترقی کے حامل اس مرکزی پروگرام میں حصہ لینے والے تمام انصار بھائیوں کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ ان کے ذہنوں کو جلاء بخشے اور وہ علم و معرفت کے میدان میں نئی نئی بلندیاں اور کامرانیاں حاصل کرتے رہیں۔

(منور شمیم خالد۔ قائد مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ : ص ۱

تحریک کر کے ان سے فارم پر کروا کر نظارت کو بھجوائیں۔

بڑی جماعتوں میں سے ابھی بہت سے اضلاع اپنے ہدف سے بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے جلد اور کثرت سے اپنے آپ کو پیش کر کے اس تحریک کی برکتوں میں شامل ہوں اور داعی الی اللہ بنیں۔ جماعتوں اور بالخصوص نئی پود کی دینی تربیت کے لئے وقف عارضی کی مبارک تحریک بہت ضروری ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

بقیہ : ص ۵

کرتے ہیں انہیں اپنی تنخواہ کا ۷۰ فی صد پنشن کے طور پر ملے گا قدرتی طور پر اس طریق کار سے گریجوایٹی کی مراعات اور کمیوٹیشن خاصی حد تک کم ہو جائیں گی۔

یہ حقائق پیش کرنے کے بعد ہم وزیر اعظم مسٹر معین قریشی سے اپیل کرتے ہیں اور یہ اپیل انصاف اور فیر پلے کے ناطے کی جا رہی ہے کہ وہ ایک ایسا حکم نامہ جاری کریں جس سے محکمہ تعلیم اس خامی کو دور کر سکے اور اساتذہ کی ان سالوں کی سروس جو قومیائے جانے سے پہلے انہوں نے کی تھی اسے بھی پنشن کے سلسلے میں محسوب کیا جائے اس قسم کی کارروائی کارکنوں اور ان کے خاندانوں کے لئے نہایت ------ کا باعث ہو گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۵- ستمبر- جمعہ کے روز بادل آئے اور ہوا چلتی رہی- ربوہ کا درجہ حرارت ۳۶ درجے سنٹی گریڈ

○ عالمی مالیاتی اداروں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ درآمدی محصولات بھی کم کردئے جائیں اس کے نتیجہ میں غیر ملکی اشیاء سستے داموں آنے لگیں گی- ملک میں بننے والی چیزیں مہنگی ہو جائیں گی اور ملکی صنعت تباہ ہو جائے گی- عالمی مالیاتی اداروں کا مطالبہ ہے کہ بیشتر پابندیاں اٹھادی جائیں- پہلے مرحلے پر ٹیکسٹائل اور چمڑے کے شعبے پر پابندیاں ہٹائے جانے کا امکان ہے- اس کے نتیجے میں حکومت درآمدات پر مختلف ٹیکسوں سے ہونے والی کھربوں روپے کی آمدنی سے محروم ہو جائے گی-

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے امید ظاہر کی ہے کہ پریسلر ترمیم کا خاتمہ سالوں کی نہیں مہینوں کے بات ہے امریکہ اپنی یہ سنگین غلطی جلد مان لے گا- انہوں نے کہا کہ اگر پارلیمنٹ میں کسی بھی پارٹی کو اکثریت حاصل نہ ہوئی تو پھر مخلوط حکومت بنانا ہی پڑے گی- نگران وزیر اعظم نے کہا کہ میری ذات پر بے بنیاد الزامات لگائے جارہے ہیں میں نے کوئی کام چھپا کر نہیں کیا- انہوں نے اعتراف کیا کہ امن وامان کی صورت حال بہتر نہیں ہے- بیشتر علاقوں میں پولیس غیر موثر ہے- انہوں نے بتایا کہ غیر سیاسی نادہندگان کو جیل بھیجنے اور ان کے اثاثے ضبط کرنے کے لئے بھی آرڈیننس نافذ کیا جارہا ہے-

○ تاجر برادری نے کہا ہے کہ وہ انکم ٹیکس ڈائریکٹری کی اشاعت کے خلاف پٹیشن دائر کرے گی- تاجروں کے نمائندے نے الزام لگایا ہے کہ نگران حکومت ملک کو عالمی اداروں کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتی ہے-

○ روس میں اقتدار کی کشمکش تیز ہو گئی ہے- خود کو نیا صدر قرار دینے والے مسٹر رسکوئی کے احکامات ماننے سے فوج نے انکار کر دیا ہے- فوج بدستور مسٹر یلسن کی وفادار ہے- باغیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر پارلیمنٹ کی بلڈنگ میں بنا رکھا ہے- جس کی حفاظت کے لئے ان کے چند سو حامی باہر تعینات ہیں- اس پارلیمنٹ نے جسے صدر یلسن توڑ چکے ہیں صدر کی برطرفی اور ان کے مواخذے کی تحاریک بھاری اکثریت سے منظور کرلی ہیں- آزاد ملکوں کی دولت مشترکہ کے ہیڈ کوارٹر پر باغی فوجیوں کی طرف سے قبضے کی کوشش کی گئی اس کوشش میں دو افراد مارے گئے- صدر یلسن کے حامی فوجیوں نے پارلیمنٹ کی عمارت کا محاصرہ کرلیا ہے-

○ سنٹرل جیل ملتان میں قیدیوں نے پھر بغاوت کردی- سات باغی قیدی نماز جمعہ کے دوران بیرک کی چھت پر چڑھ گئے اور جیل حکام کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی انہوں نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل ملک اعجاز الحق کو یرغمال بنالیا- پتھراؤ کے نتیجے میں چار قیدی' اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اور گیارہ پولیس والے بھی زخمی ہوگئے-

○ پاکستان کو امداد دینے والے ممالک نے پاکستان کے لئے رواں مالی سال کے لئے ڈھائی ارب ڈالر کی امداد کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے- تاہم اس کا عملی اجراء منتخب حکومت کے قیام کے بعد ہو گا-

○ لاہور میں نظام آباد غازی آباد میں بیگم نصرت بھٹو اور ہمایوں اختر کے جلوسوں میں زبردست تصادم سے ۳۰- افراد زخمی ہو گئے-

○ شمالی علاقہ جات کے آئینی مسئلہ پر صدر اور وزیر اعظم میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں- قائم مقام صدر پیر سے گلگت اور بلتستان کا ہنگامی دورہ کررہے ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر میں نئی جھڑپوں کے نتیجے میں ایک صوبیدار سمیت ۱۸- بھارتی فوجی ہلاک کر دئے گئے- حزب المجاہدین کے پلاٹون کمانڈر سمیت ۱۵- حریت پسند بھی شہید ہوگئے-

بجلی کی بندش کے اوقات

○ محکمہ بجلی واپڈا نے الفضل کو اطلاع دی ہے کہ

مورخہ ۲۶- ستمبر ۱۹۹۳ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۳ء تک ربوہ میں روزانہ صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک بجلی بندرہا کرے گی-

اسی طرح احمد نگر میں روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک بجلی بند رہے گی-

7 CURATIVE SMELLS

سات کیوریٹو خوشبویات
پاکٹ ڈسپنسری

POCKET DISPENSARY

150 روپے میں پسند پر خریدیں

With Money Back Guarantee

تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

کیوریٹو سیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606